



مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی

ترجمه کتاب «حیات فکری و سیاسی امامان شیعه (ع)» به زبان اردو

برای دریافت درجه کارشناسی ارشد
در رشته فقه و معارف اسلامی

کرایش : تاریخ اسلام

نگارش : مجاهد حسین جعفری

استاد راهنما : حجة الاسلام و المسلمین سید احتشام عباس زیدی

استاد مشاور : حجة الاسلام و المسلمین سید کمیل اصغر زیدی

خرداد ۱۳۸۵

کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی

شماره ثبت: ۴۸۷

تاریخ ثبت:

□ مسئولیت مطالب مندرج در این پایان نامه ، به عهده نویسنده می باشد.

□ هرگونه استفاده از این پایان نامه با ذکر منبع ، بلاشکال است و نشر آن

در داخل کشور منوط به اخذ مجوز از مرکز جهانی علوم اسلامی است.



تقدیر و تشکر

خداوند بی حد و قیاس را سپاس می گویم و الطاف اعیان و نهانش را تشکر می گزارم که توفیق را قرین بنده خویش نمود تا در راه آموختن گام بردارم.

بر خویش فرض می دانم که تشکر و قدر دانی خود را نسبت به آنهایی که در امر تحصیل و کسب معارف اهل بیت (علیهم السلام) به طور عام، و در اتمام این پایان به طور خاص به این جانب کمک نمودند، ابراز نمایم.

از مسئولین محترم مرکز جهانی علوم اسلامی نیز که زمینه این نوع تحقیقات و پژوهشها را برای طلاب فراهم آورده اند، به ویژه از زحمات خستگی ناپذیر مدیر محترم مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی جناب حجت الاسلام آقای مصطفی محامی (زیدعزه) تقدیر و تشکر می کنم.

طبیعی است که سپاسگذاری از اساتید بزرگواری که خالصانه خود را وقف خدمت به دین و شریعت نموده و منت بزرگی بر گردن طلاب دارند، به ویژه از استاد محترم راهنما حجت الاسلام والمسلمین آقای سید احتشام عباس زیدی (دام عزه) و استاد محترم مشاور حجت الاسلام والمسلمین آقای سید کمیل اصغر زیدی (دام عزه) که در راهنمایی و مشاوره این پایان نامه برای بنده زحمات فراوانی را متحمل شدند، جایگاه ویژه ای خواهد داشت.

این جانب از درگاه ربوبی مسئلت می نمایم که این تلاش ناچیز را قبول فرماید.

والسلام

مجاهد حسین جعفری

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو!

دلبند مرتضیٰ	فرزندِ مصطفیٰ	حجتِ خدا
وارثِ ائمةِ ہدیٰ	منتقمِ خونِ سیدِ شہداء	یوسفِ زہراء، نورِ چشمِ مجتبیٰ
حضرتِ بقیة اللہ الاعظم (عج)	قطبِ عالمِ امکان	خاتمِ الاوصیاء

امام مہدی (عج) ارواحنا و ارواح العالمین لثراب مقدّمہ الفداء

کی خدمتِ اقدس میں پیش کرتا ہوں۔

(گر قبول افتد زہی عز و شرف)

چکیده مطالب

در این کتاب (حیات فکری و سیاسی امامان شیعه) جناب علامه محقق آقای رسول جعفریان با تحقیق دقیق زندگی ائمه اطهار را پرداخته است. روش این کتاب این است که در آن بیشتر به منابع اهل سنت تکیه شده است و فضایی برای اهلیت ذکر شده است که نزد فریقین مورد قبول می باشد، کما این که از اسم کتاب واضح است در این کتاب جنبه های سیاسی و فکری زندگی امامان شیعه تجزیه و تحلیل شده است.

از امام صادق^ع تا امام مهدی (عج) چکیده مطالب درج ذیل می باشد:

امام صادق^{علیه السلام}

مؤلف در این کتاب زندگی این امام را تحت عناوین زیر بررسی کرده است:
شخصیت اخلاقی و فقهی امام صادق^ع. در این باره مالک بن انس میگوید: مدتی که به خانه آن حضرت رفت و آمدم ایشان را خارج از سه حال ندیدم؛ یا نماز می خواند یا روزه بود یا به قرائت قرآن اشتغال داشت.

شیعیان امام صادق^ع. امام صادق^ع و غلو. فقه شیعه مبتنی بر روایات اهل بیت^ع. قرآن حاکم بر حدیث. کتاب حدیث در عصر امام صادق^ع. امام صادق^ع و مبانی فقهی اهل سنت. فشار سیاسی بر شیعیان. امام صادق^ع و رخدادهای مهم سیاسی.

الف: قیام زید است.

ب: امام صادق و دعوت ابوسلمه.

ج: بر خورد با منصور.

د: بر خورد امام با نفس زکيه.

امام کاظم^{علیه السلام}

امامت پس از امام صادق^ع. بر خورد های سیاسی امام کاظم^ع. امام کاظم^ع و هارون الرشید. شهادت امام کاظم^ع. نمونه های دیگر از مبارزه امام با خلافت. امام کاظم^ع و مباحث کلامی و فکری. مواضع کلامی امام کاظم^ع در برابر اهل حدیث.

امام رضا^{علیه السلام}

مسأله ولایتعهدی. هدف مأمون از طرح مسأله ولایتعهدی. عکس العمل امام نسبت به مسأله ولایتعهدی. امام رضا (ع) و مأمون. شهادت امام رضا (ع). امام و تبلیغات ضد علوی. امام رضا (ع) و مسائل کلامی. امام رضا (ع) و ایران.

امام جواد^{علیه السلام}

حیات تاریخی امام جواد^ع. مناظرات علمی امام جواد^ع. مناظره در باره فضائل خلفاء. میراث علمی امام جواد^ع. بر خورد با فرقه های منحرف. اصحاب امام جواد^ع. ارتباط شیعیان ایران با امام جواد^ع.

امام هادی علیه السلام

سیاست متوکل در برابر امام هادی. احضار امام هادی به سامرا. اقامت امام در سامرا. بر خوردهای متوکل با امام. وکلای امام هادی و اختیارات آنان. اصالت قرآن در مکتب امام هادی. امام هادی و علم کلام. امام هادی و فرهنگ دعا و زیارت.

۱- ایجاد پیوند میان مردم و اهل بیت. ۲- تاکید بر مقام والا و رهبری اهل بیت. ۳- تاکید بر مکتب اهل بیت. ۴- مبارزه با ظلم و ستم. امام هادی و شیعیان غالی. امام هادی و خلق قرآن. امام هادی و شیعیان او در ایران.

امام عسکری علیه السلام

امامت آن حضرت. امام عسکری در سامرا. موقعیت امام در سامرا. دورانهای بازداشت امام. امام و رابطه او با شیعیان. اصحاب امام و حفظ میراث فرهنگی شیعه. امام عسکری و یعقوب بن اسحاق بن کندی. کتب منسوب به امام عسکری. رحلت امام عسکری.

امام مهدی علیه السلام

ولادت امام زمان (عج). مادر امام مهدی (عج). نکاتی درباره تولد امام زمان (عج). آگاهی برخی از شیعیان از تولد امام زمان (عج). اختلاف پس از رحلت امام عسکری. زمینه سازی غیبت توسط پیامبر صلی الله علیه و آله و امامان شیعه. مسائل کلامی و جانشینی حضرت مهدی (عج). حضرت مهدی (عج) و نواب خاص.

۱: عثمان بن سعید عمری سمان.

۲: ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید عمری.

۳: ابوالقاسم حسین بن روح.

۴: ابوالحسن علی بن محمد سمري.

مروری بر اقدامات نواب در ارتباط با شیعیان

الف: مبارزه با غلات. ب: رفع شك و تردیدهای موجود درباره حضرت مهدی (عج).

ج: سازماندهی و کلا. د: مخفی نگاه داشتن امام زمان (عج).

عدم جواز افشای نام آن حضرت در غیبت کبری.

جریان رو به رشد تشیع در دوران غیبت صغری. سیرت امام مهدی (عج).

فہرست مطالب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

- ۲..... حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت باسعادت
- ۴..... امام صادقؑ کی اخلاقی اور فقہی شخصیت
- ۹..... امام صادقؑ کے شیعہ
- ۱۲..... حضرت امام جعفر صادقؑ اور غلو کا مقابلہ
- ۲۰..... فقہ شیعہ کا دار و مدار اہل بیتؑ کی روایات پر
- ۲۹..... قرآن مجید کا حدیث پر حاکم ہونا
- ۳۰..... کتاب حدیث امام صادقؑ کے زمانہ میں
- ۳۲..... امام صادقؑ اور فقہ اہل سنت کے بنیادی اصول
- ۳۲..... شیعوں پر سیاسی دباؤ
- ۳۳..... امام صادقؑ اور ان کے دور کے اہم سیاسی واقعات
- ۳۴..... قیام زید
- ۳۷..... امام صادقؑ اور دعوت ابوسلمہ
- ۳۹..... منصور کے ساتھ امام صادقؑ کا برتاؤ
- ۴۲..... نفس زکیہ کے ساتھ امامؑ کا برتاؤ

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

- ۴۶..... حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ولادت باسعادت

- ۴۹..... امام صادقؑ کے بعد امامت.....
- ۵۴..... امام موسیٰ کاظمؑ کی سیاسی پالیسیاں.....
- ۵۹..... حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اور ہارون رشید.....
- ۶۰..... پہلا حصہ.....
- ۶۲..... دوسرا حصہ.....
- ۶۳..... ان حواث میں سے ایک حادثہ جو امامؑ کی شہادت کا سبب بنا.....
- ۶۵..... تیسرا حصہ.....
- ۷۱..... امام موسیٰ کاظمؑ کی شہادت.....
- ۷۲..... عباسی حکومت کے خلاف امامؑ کے جہاد کے چند اور نمونے.....
- ۷۳..... پہلا نمونہ.....
- ۷۴..... دوسرا نمونہ.....
- ۷۶..... حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اور فکری و کلامی بحثیں.....
- ۷۷..... اہل حدیث کے مقابلہ میں امام موسیٰ کاظمؑ کا کلامی رد عمل.....

حضرت امام علی رضا علیہ السلام

- ۸۹..... حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی ولادت باسعادت.....
- ۹۳..... مسئلہ ولی عہدی.....
- ۹۴..... ولی عہدی کی پیش کش سے مامون کا مقصد.....
- ۹۸..... حضرت امام رضا (ع) کا رد عمل.....
- ۱۰۳..... حضرت امام علی رضا (ع) اور مامون.....
- ۱۰۶..... حضرت امام علی رضا (ع) کی شہادت.....

- ۱۰۷..... حضرت امام علی رضا (ع) اور علویوں کے خلاف سازشیں
- ۱۱۰..... حضرت امام علی رضا (ع) اور کلامی مسائل
- ۱۱۹..... حضرت امام رضا (ع) اور ایران

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

- ۱۲۵..... حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت باسعادت
- ۱۲۶..... امام محمد تقیؑ کی امامت
- ۱۳۰..... حضرت امام محمد تقیؑ کی تاریخ ساز زندگی
- ۱۳۵..... امام محمد تقیؑ کے علمی مناظرے
- ۱۳۸..... خلفاء کے فضائل کے بارے میں مناظرے
- ۱۴۱..... حضرت امام محمد تقیؑ کا علمی ورثہ
- ۱۴۲..... منحرف فرقوں کے ساتھ حضرت امام محمد تقیؑ کا برتاؤ
- ۱۴۳..... حضرت امام محمد تقیؑ کے اصحاب
- ۱۴۴..... ایران کے شیعوں کا حضرت امام محمد تقیؑ سے رابطہ

حضرت امام علی نقی علیہ السلام

- ۱۴۹..... حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی ولادت باسعادت
- ۱۵۱..... امام علی نقیؑ کی امامت
- ۱۵۱..... امام علی نقیؑ کے بارے میں متوکل کی سیاست
- ۱۵۲..... امام علی نقیؑ کی سامرا میں طلبی
- ۱۵۴..... امام علی نقیؑ کا سامرا میں قیام

- ۱۵۵..... امام علی نقیؑ کے ساتھ متوکل کا برتاؤ۔
- ۱۶۰..... امام علی نقیؑ کے وکلاء اور ان کے اختیارات۔
- ۱۶۳..... مکتب امام علی نقیؑ میں قرآن کی اہمیت۔
- ۱۶۴..... امام علی نقیؑ اور علم کلام۔
- ۱۶۸..... امام علی نقیؑ اور دعا و زیارات۔
- ۱۶۹..... اہل بیتؑ اور لوگوں کے درمیان رابطہ قائم کرنا۔
- ۱۶۹..... اہل بیتؑ کے رہبر ہونے کی تاکید۔
- ۱۶۹..... مکتب اہل بیتؑ کے بارے میں تاکید۔
- ۱۷۰..... ظلم و ستم سے مقابلہ۔
- ۱۷۱..... امام علی نقیؑ اور غالی شیعہ۔
- ۱۷۴..... حضرت امام علی نقیؑ اور نظریہ خلق قرآن مجید۔
- ۱۷۵..... امام علی نقیؑ اور ایران میں آپؑ کے شیعہ۔

حضرت امام حسن عسکریؑ

- ۱۷۹..... حضرت امام حسن عسکریؑ کی ولادت باسعادت۔
- ۱۸۰..... حضرت امام حسن عسکریؑ کی امامت۔
- ۱۸۱..... حضرت امام حسن عسکریؑ سامرا میں۔
- ۱۸۳..... سامرا میں امامؑ کے حالات۔
- ۱۸۵..... امامؑ قید کے دوران۔
- ۱۸۸..... امامؑ کا شیعوں سے رابطہ۔
- ۱۹۵..... امام کے اصحاب اور تشیع کی ثقافتی میراث کی حفاظت۔

- ۱۹۷..... امام حسن عسکریؑ اور یعقوب بن اسحاق کندی
- ۱۹۸..... حضرت امام عسکریؑ کی طرف منسوب کتابیں
- ۱۹۸..... الف: تفسیر
- ۲۰۰..... ب: الممقنہ
- ۲۰۰..... قابل توجہ نکتہ:
- ۲۰۱..... حضرت امام عسکریؑ کی شہادت

حضرت امام مہدیؑ

- ۲۰۳..... حضرت امام زمان (عج) کی ولادت باسعادت
- ۲۰۵..... امام مہدیؑ کی والدہ گرامی
- ۲۰۵..... امام مہدیؑ کی ولادت باسعادت کے بارے میں چند نکات
- ۲۱۰..... حضرت امام زمان (عج) کی ولادت باسعادت سے بعض شیعوں کا مطلع ہونا
- ۲۰۹..... حضرت امام حسن عسکریؑ کی شہادت کے بعد اختلاف
- ۲۱۲..... غیبت کے لئے پیغمبر اسلام ﷺ اور ائمہ علیہم السلام کی طرف سے زمینہ سازی
- ۲۱۳..... کلامی مسائل اور حضرت مہدیؑ کی جانشینی
- ۲۱۶..... حضرت امام مہدیؑ اور ان کے نواب خاص
- ۲۱۶..... ۱۔ جناب عثمان بن سعید عمری (ستمان)
- ۲۱۷..... ۲۔ جناب ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید عمری
- ۲۱۸..... ۳۔ جناب ابوالقاسم حسین بن روح
- ۲۱۹..... ۴۔ جناب ابوالحسن علی بن محمد سمری
- ۲۱۹..... توفیق مبارک کا متن

- ۲۲۰..... شیعوں کے ساتھ رابطہ کے حوالے سے نواب خاص کے کارناموں کی ایک جھلک
- ۲۲۰..... الف: غالیوں سے مقابلہ
- ۲۲۲..... ب: حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں شکوک و شبہات کو دور کرنا
- ۲۲۳..... ج: دکلاء کی سرپرستی و نگرانی کرنا
- ۲۲۴..... د: امام زمانؑ کو مخفی رکھنا
- ۲۲۵..... غیبت کبریٰ میں آپؑ کے نام مبارک کو ظاہر کرنے کا جائزہ ہونا
- ۲۲۷..... غیبت صغریٰ کے دور میں تشیع کی ترقی
- ۲۳۰..... امام مہدیؑ کی سیرت طیبہ
- ۲۳۰..... الف: دینی سیرت
- ۲۳۰..... ب: اخلاقی سیرت
- ۲۳۱..... ج: عملی سیرت
- ۲۳۱..... د: انقلابی سیرت
- ۲۳۲..... ذ: سیاسی سیرت
- ۲۳۳..... و: تربیتی سیرت
- ۲۳۴..... ز: اجتماعی سیرت
- ۲۳۴..... ح: مالی سیرت
- ۲۳۵..... ط: اصلاحی سیرت
- ۲۳۶..... ظ: عادلانہ سیرت
- ۲۳۸..... خلاصہ کتاب
- ۲۳۸..... فہرست منابع

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

جا حظ:

جعفر بن محمد الذی ملأ الدنیا علمه و فقهه.

شرح نخب البلاغ، ج ۱۵، ص ۲۷۳

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت باسعادت

شیعوں کے چھٹے امام حضرت جعفر صادق ہیں۔ آپ بعض تاریخی کتب کے مطابق ۸۰ھ (۱) میں اور بعض دوسری کتابوں کی بنا پر ۸۳ھ میں اس دنیا میں تشریف لائے۔ (۲) آپ کی والدہ ماجدہ جناب فروہ ہیں جو جناب قاسم بن محمد بن ابوبکر کی بیٹی ہیں۔ حضرت امام صادق کی شہادت کے بارے میں مورخین کا اتفاق ہے کہ آپ منصور عباسی کی خلافت کے دوران شوال ۱۲۸ھ میں شہید ہوئے۔ (۳) بعض کتابوں میں آپ کی شہادت کا دن ۲۵ شوال ہے۔ (۴)

فکری اور اعتقادی اعتبار سے شیعوں کا انحصار حضرت امام صادق پر تھا۔ احادیث اور علوم اہلبیت کا بہت بڑا حصہ آپ کے واسطے ہی (دنیا میں) پھیلا ہے۔

جو روایات حضرت امام صادق کی امامت کے بارے میں نقل ہوئی ہیں، بہت سی شیعہ تاریخ اور احادیث کی کتابوں جیسے کافی (کتاب الحجۃ)، کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ (۵)، اثبات الوصیۃ، ارشاد مفید اور اثبات الہدایۃ میں موجود ہیں۔

حضرت امام صادق کے زمانہ میں جو نئے شیعہ فرقے وجود میں آ رہے تھے آپ ان کی شناخت کے لئے

۱. کشف الغمہ، ج ۲، ص ۱۶۱؛ اثبات الوصیہ، ص ۱۷۸

۲. الکافی، ج ۱، ص ۷۲؛ الارشاد، ص ۳۰۳؛ فرق الشیعہ، ص ۷۸

۳. الکافی، ج ۱، ص ۷۲؛ الارشاد، ص ۳۰۳؛ فرق الشیعہ، ص ۷۸

۴. تواریخ النبی والآل، ص ۶۸

۵. کشف الغمہ، ج ۲، ص ۱۷۷

ایک حد فاصل کی حیثیت رکھتے تھے، آپ نے تشیع کو انحراف اور گمراہی سے بچانا اپنا سب سے اہم فریضہ قرار دے رکھا تھا، اور آپ کے دور میں جو فکری و اعتقادی مشکلات مکتب تشیع کے استقلال کے لئے ایک طرح کا خطرہ تھیں، آپ مسلسل ان کے مقابلے میں ڈٹے رہے اور تشیع کو اس کی واقعی شکل میں محفوظ رکھا۔

حضرت امام محمد باقرؑ مدینہ میں رہتے تھے (۱) لیکن امام صادقؑ اس وجہ سے کہ آپ کے اکثر شیعہ عراق

میں رہتے تھے یا چند اور وجوہات کی بنا پر کچھ عرصہ عراق میں رہے ہیں۔ (۲)

چھٹے امامؑ کے زمانہ میں بنی امیہ کی حکومت ختم ہو گئی تھی اور اقتدار بنی عباس کے ہاتھوں میں چلا گیا تھا۔ باقی ائمہؑ کی نسبت آپ نے لوگوں کی ہدایت میں زیادہ اور طویل زندگی گزارنے کے بعد ۱۴۸ھ میں شہادت پا کر شیعوں کو ہمیشہ کے لئے اپنی جدائی کے غم میں بٹھا دیا۔ آپ کی شہادت کے بارے میں ایک روایت اہلسنت کی کتابوں میں نقل ہوئی ہے (۳) لیکن ابو زہرہ نے اسے صحیح نہیں جانا ہے اور اپنے نظریہ کو ثابت کرنے کیلئے منصور کی امام صادقؑ کے احترام اور آپ کی شہادت پر غم و اندوہ کا اظہار کرنے کا سہارا لیا ہے۔ (جسے یعقوبی نے نقل کیا ہے) (۴) اس نے منصور کی اس روش کو اس کی حکومت کی بنیادوں کے استحکام کے منافی خیال کیا ہے، لیکن بہتر ہے یوں کہا جائے کہ ان دونوں میں سے کوئی بات بھی آپ کے شہید نہ ہونے پر دلیل نہیں ہے، کیونکہ منصور کا یہ اظہار غم ایک خلیفہ کی حیثیت سے تھا، کیونکہ وہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ امام صادقؑ کی شہادت اسی کے حکم سے ہوئی ہے اور اس کا یہ عمل کاملاً ایک طبعی اور سیاسی اقدام تھا۔ (۵) جیسا کہ امام رضا (ع) کے سلسلہ میں مامون کا رویہ بھی اسی قسم کا تھا۔

بادشاہوں کے ہاں سیاسی طور پر ان کے حکم سے جو قتل کیے جاتے ہیں ان کیلئے یہ طریقہ کار ایک عام بات ہوتی ہے، اسی طرح منصور کا یہ اقدام اور علویوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو قتل کرنا اور ان سے دشمنی رکھنا یہ سب باتیں ابو زہرہ کے نظریہ سے منافات رکھتی ہیں۔ اس کے برعکس منصور کے حکم سے امام صادقؑ کی شہادت اس کی ایک حکومتی چال تھی اور اس کا اپنے دشمنوں سے نمٹنے کا طریقہ بھی یہی تھا۔ اس کے، اس طرح کے اقدامات پس پردہ اور کاملاً طور پر انجام پاتے تھے تاکہ وہ ان کے نقصانات سے محفوظ رہ سکے، لہذا اگر تاریخ میں یہ بیان موجود ہے کہ آپ منصور کے ہاتھوں مسموم ہوئے ہیں، تو اسے قبول کرنا زیادہ موزوں ہے اور وہ دلیل کہ منصور نے آپ کی رحلت

۱۔ کشف الغمہ، ج ۲، ص ۱۶۱؛ اثبات الوصیہ، ص ۷۸

۲۔ الملل والنحل، ج ۱، ص ۱۴۷

۳۔ الاتحاف بحب الاشراف، ص ۳۷

۴۔ تاریخ یعقوبی، ج ۳، ص ۱۱۷؛ الامام الصادق، ابو زہرہ ص ۶۷

۵۔ الامام الصادق، ص ۶۳

پراظہار افسوس کیا ہے لہذا وہ قاتل نہیں ہو سکتا، قابل قبول نہیں ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام کی فقہی اور اخلاقی شخصیت

حضرت امام صادق کی علمی شخصیت کے بارے میں بہت زیادہ شواہد موجود ہیں۔ شیعوں کے نزدیک آپ کی امامت خداوند متعال کی طرف سے عطا شدہ ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے اندر امامت کے وہ تمام شرائط اور صفات موجود تھے جو اس عہدہ پر فائز ہونے والے کیلئے ضروری ہیں۔ اہلسنت کے درمیان آپ ایک مفتی کی حیثیت سے اس عظمت کے مالک تھے کہ وہ آپ کو حضرت ابوحنیفہ اور حضرت مالک بن انس جیسے بڑے بڑے محدثین کا استاد تسلیم کرتے ہیں۔ امام مالک بن انس جو کافی عرصہ تک آپ کے شاگرد رہے ہیں، آپ کی شخصیت کے بارے میں یوں فرماتے ہیں:

”ولقد كنت آتى جعفر بن محمد و كان كثير المزاح و التيسم فاذا ذكر عند النبي اخضرو اصفر
ولقد اختلفت اليه زماناً وما كنت اراه الا على ثلاث خصال : اما مصلياً و اما صائماً و اما يقرأ القرآن و مارأ
يته قط يحدث عن رسول الله الا على الطهارة و لا يتكلم فى ما لا يعنيه و كان من العلماء الزهاد الذين يخشون
الله و مارأ يته قط الا يخرج الوسادة من تحته و يجعلها تحتى.“ (۱)

”میں ایک عرصہ تک (حضرت امام) صادق کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا، آپ پر مزاح اور ہمیشہ تبسم فرماتے رہتے تھے۔ جب بھی آپ کے سامنے رسول خدا کا نام لیا جاتا تو آپ کا رنگ سبز اور پھر زرد ہو جاتا۔ جتنی مدت بھی آپ کے ہاں میرا آنا جانا رہا میں نے آپ کو صرف تین حالتوں میں دیکھا: یا آپ نماز پڑھ رہے ہوتے یا روزہ دار ہوتے یا قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہوتے، کبھی بھی وضو کے بغیر رسول خدا ﷺ کی حدیث نقل نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی غیر ضروری باتیں کرتے تھے۔ آپ ان زاہد علماء میں سے تھے کہ جن کے دل میں ہمیشہ خوف خدا رہتا تھا۔ میں کبھی بھی آپ کی خدمت میں شرفیاب نہیں ہوا مگر یہ کہ آپ اپنا تکیہ اٹھا کر میرے سر ہانے رکھ دیتے تھے۔“

عمر بن المقدم سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: ”كنت اذا نظرت الى جعفر بن محمد علمت انه من سلاة

۱. المناقب، ص ۵۳، ابو زہرہ سے منقول ہے؛ الامام مالک، ص ۹۵، ۹۴؛ ونک: الامام الصادق والمذاهب الاربعه، ج ۲، ص ۵۳؛ التوسل

النبيين.“ ”جب بھی میں جعفر بن محمد دیکھتا تو سمجھ لیتا کہ آپ پغمبر کی نسل میں سے ہیں۔“ (۱)

جاہظ جو تیسری صدی کے مشہور علماء میں سے ہیں، آپ کے بارے میں یوں کہتے ہیں:

”جعفر بن محمد الذی ملأ الدنيا علمه و فقهه و یقال ان ابا حنیفة من تلامذته و کذا لک سفیان

الثوری و حسبک بہما فی هذا الباب.“ (۲)

”حضرت (امام) جعفر بن محمد وہ ہیں جن کا علم اور فقہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ابوحنیفہ اور

سفیان ثوری بھی آپ کے شاگردوں میں سے تھے، ان دونوں کا آپ کا شاگرد ہونا ہی آپ کی علمی عظمت کیلئے کافی ہے۔“

ابن حجر عسقلانی نے بھی آپ کی علمی شخصیت کی تعریف میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ کئی بن سعید، ابن

جریح، مالک، سفیان ثوری، ابوحنیفہ، شعبہ اور ایوب نقیہ جیسے افراد نے آپ سے روایت نقل کی ہیں۔ (۳)

حضرت امام صادقؑ سے حضرت ابوحنیفہ کے علم حاصل کرنے کے ایک نمونہ کو وزیر آبی نے اپنی کتاب میں

یوں ذکر کیا ہے کہ آپ نے ابوحنیفہ کے اس سوال ”یا ابا عبد اللہ ما اصبرک علی الصلاة.“ کے جواب میں مفصل

مطالب بیان فرمائے ہیں۔ آپ کی شخصیت کے بارے میں علماء اور مفکرین کے بہت زیادہ اقوال نقل ہوئے

ہیں۔ (۴) استاد اسد حیدر نے اپنی قیمتی کتاب (الامام الصادقؑ و المذاهب الاربعہ) میں ان میں سے بہت سی

باتوں کو جمع کیا ہے (۵) جنہیں یہاں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ امام سے علم حاصل کرنے والوں یا حدیث نقل

کرنے والوں کی کثیر تعداد آپ کی علمی شخصیت کی بہترین دلیل ہے۔

حسن بن علی الوشاء کہتے تھے کہ میں نے مسجد کوفہ میں نوسو افراد کو دیکھا ہے جو ”حدیثی جعفر بن محمدؑ“

کہتے تھے۔ ”یعنی یہ حدیث جناب جعفر بن محمدؑ نے مجھ سے بیان کی ہے۔“ (۶)

بعض کتابوں میں آپ کے شاگردوں اور حدیث نقل کرنے والوں کی تعداد چار ہزار بیان ہوئی ہے۔

(۷) سفیان ثوری (جو سنی کتابوں میں زہد اور علم میں شہرت رکھتے تھے) نے نصیر بن کثیر کے ہمراہ امام صادقؑ کی

خدمت میں زانوئے ادب تہہ کیا اور آپ سے کافی علمی اور اخلاقی فائدہ حاصل کیا ہے۔ (۸)

۱. اہتذیب التہذیب، ج ۲، ص ۱۰۳، کشف الغمہ، ج ۲، ص ۱۸، الکامل فی ضعفاء الرجال، ص ۵۵۶، سیر اعلام النبلاء، ج ۶، ص ۲۵۷

۲. رسائل الجاحظ، ص ۱۰۶

۳. الصواعق المحرقة، ص ۱۲۰

۴. نثر الدر، ج ۱، ص ۳۵۶

۵. الامام الصادق و المذاهب الاربعہ، ج ۱، ص ۵۱ تا ۶۲

۶. الامام الصادق، ص ۱۲۹، ونک: الامام الصادق و المذاهب الاربعہ، ج ۱، ص ۶۷

۷. کشف الغمہ، ج ۲، ص ۱۶۶

۸. عقد الفرید، ج ۳، ص ۷۵؛ تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۶۷؛ الاتحاف بحب الاشراف، ص ۱۴۷؛ کشف الغمہ، ج ۲، ص ۱۵۷

حج کے موسم میں نصیر، سفیان کے ہمراہ امام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں حج پر جانا چاہتا ہوں مجھے کچھ تعلیم فرمائیں جس سے میں نجات پاسکوں تو امام نے ان کو ایک دعا تعلیم فرمائی۔ اس کے علاوہ اور مقامات پر بھی وہ امام سے عاجزانہ چاہتے تھے کہ آپ ان کیلئے کوئی حدیث بیان کریں، لیکن ان میں کچھ ایسے افراد بھی تھے جو جھوٹی احادیث امام صادق سے منسوب کر کے آپ کو بدنام کرنا چاہتے تھے۔

اس بارے میں شریک کا بیان ہے: امام جعفر صادق نیک اور متقی انسان تھے، لیکن بعض جاہل افراد آپ کے پاس آتے رہتے تھے جو باہر جا کر جعلی حدیثیں آپ سے منسوب کر دیتے تھے۔ (۱) یہ لوگ مال و دولت حاصل کرنے اور لوگوں کو دھوکا دینے کیلئے ہر بری بات کو آپ کی طرف نسبت دیتے تھے۔ ان میں سے ایک ”بیان بن سمعان“ ہے، جو مشہور غالیوں میں سے تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ امام کی شناخت کے بعد نماز، روزہ اور باقی شرعی احکام بجالانے کی ضرورت نہیں ہے۔ شریک نے اپنی گفتگو کے آخر میں کہا ہے کہ آپ ان تمام جھوٹی باتوں سے پاک و مبرا ہیں، لیکن جب لوگ ان کو سنیں گے تو امام کا مرتبہ ان کی نظر میں کم ہو جائے گا۔ (۲) بہر حال، امام اپنے زمانہ میں خاص طور سے علماء کی نظر میں بہت ہی عظمت کے مالک رہے ہیں۔ ابوزہرہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

”ما اجمع علماء الاسلام علی اختلاف طوائفہم فی امر کما اجمعوا علی فضل الامام الصادق و علمہ۔“ (۳) ”علماء اسلام نے تمام تر نظریاتی اختلافات اور متعدد فرقوں کے باوجود کسی بات پر ایسا اجماع نہیں کیا ہے جیسا اجماع انھوں نے امام صادق اور ان کے فضل و علم کے بارے میں کیا ہے۔“

شہرستانی جو مشہور کتاب ”ملل و نحل“ کے مؤلف ہیں آپ کی اخلاقی اور علمی شخصیت کے بارے میں لکھتے ہیں: ”وہو ذو علم غزیر فی الدین و ادب کامل فی الحکمة و زہد بالغ فی الدنیا و ورع تام عن الشهوات۔“

”آپ دینی مسائل اور معاملات میں لامحدود علم اور حکمت میں کامل ادب اور دنیا کے زرق و برق کی نسبت عظیم زہد کے مالک تھے اور صاحب ورع اور نفسانی خواہشات سے پرہیز کرتے تھے۔“ (۴)

۱. السہمی تاریخ جرجان، ص ۵۵۲؛ المنری، تہذیب الکمال، ج ۵، ص ۹۲

۲. رجال کشی، ص ۳۲۳، ۳۲۵

۳. الامام الصادق، ص ۶۶

۴. جامع المسانید، ج ۲، ص ۳۲۹

حضرت ابوحنیفہ، حضرت امام محمد باقرؑ سے استفادہ کرنے کے علاوہ حضرت امام صادقؑ سے بھی حدیث نقل کرتا ہے۔ ان کی کتاب ”الآثار“ میں امام صادق کی بہت زیادہ روایات دکھائی دیتی ہیں۔ (۱) وہ خود امام صادقؑ کے بارے میں کہتے تھے: ”ما رأیت افقہ من جعفر بن محمد وانہ اعلم الامۃ.“ (۲) ”میں نے امام صادقؑ سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا، یقیناً آپ تمام امت سے اعلم ہیں۔“ مشہور مؤرخ ابن خلکان آپ کے بارے میں کہتے ہیں: ”احد الائمۃ الاثنی عشر علیٰ مذهب الامامیہ وکان من سادات اهل البیت ولقب بالصادق لصدق مقالته وفضله اشہر من ان یذکر.“ (۳)

”آپ امامیہ مذہب کے بارہ اماموں میں سے ایک ہیں اور اہلبیت رسول ﷺ کی ایک عظیم فرد ہیں، آپ اپنی سچی گفتار کی وجہ سے صادق کے نام سے مشہور تھے اور آپ کے فضائل اس سے بھی بالاتر ہیں کہ ان کو ذکر کیا جائے۔“ شیخ مفیدؒ آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ: ”ولم ینقل العلماء عن احد من اہلبیتہ ما نقل عنہ.“ (۴)

”علماء اسلام نے اہل بیتؑ میں سے آپ سے زیادہ کسی اور سے اتنی حدیثیں نقل نہیں کی ہیں۔“

منصور عباسی جو ہمیشہ علویوں کے ساتھ برسر پیکار رہتا اور کوشش کرتا تھا کہ اہلسنت کے فقہاء میں سے بعض جیسے مالک بن انس کو بڑھا چڑھا کر امام کی فقہی شخصیت کو کم رنگ کرے۔ وہ مالک بن انس سے کہتا تھا کہ خدا کی قسم تم تمام لوگوں سے عاقل تر ہو اگر میں زندہ رہا تو تمہارے فتاویٰ اور اقوال کو قرآن کی طرح لکھ کر تمام دنیا میں بھیج کر لوگوں کو اس کے قبول کرنے پر مجبور کروں گا۔ (۵) منصور کا یہ عمل مالک سے محبت کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ مالک کو عزت دے کر امام کے مرتبہ کو کم اور اپنے دوسرے مخالف علماء کو خاموش کرنا چاہتا تھا۔

منصور، امام کی علمی و فقہی شخصیت کو مجروح کرنے کی نیت سے ہر کام کرتا تھا چنانچہ اس نے ابوحنیفہ کو امام سے بحث کرنے پر آمادہ کیا تا کہ ابوحنیفہ کے کامیاب ہونے کی صورت میں علمی حلقوں میں امام کی تحقیر کر سکے۔

ابوحنیفہ خود اس داستان کو یوں نقل کرتے ہیں: منصور نے مجھ سے کہا: لوگ کتنا امام جعفر صادقؑ کی طرف جا رہے ہیں! ان کی بہت بڑی تعداد آپ کی طرف مائل ہو رہی ہے، لہذا تم چند مشکل مسائل منتخب کر کے امام جعفر صادقؑ

۱. الامام الصادق، ص ۳۸

۲. جامع المسانید، ج ۱ ص ۲۲۲؛ الامام الصادق، ص ۲۲۳؛ والامام ابوحنیفہ، ص ۷۰

۳. وفيات الاعیان، ج ۸، ص ۱۰۵

۴. كشف الغمہ، ج ۲، ص ۱۶۶

۵. تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۲۰۹